سید عطاء الحسن بخاری

انگریز کا "خود کاشتہ پودا"

قادیانیوں کا لاہور سے شائع ہونے والا ہفت روزہ "لاہور" مرزا غلام احمد کی "انگریزی نبوت" کی طرح دجل و تلبیس اور ہفوات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ۳۱/اکتوبر ۱۹۹۸ء کے شمارے میں صفحہ ۵ پر ایک قادیانی نے گلہ کیا ہے کہ مسلمان انہیں انگریز کا خود کاشتہ پودا کہتے ہیں جو محض عناد اور دشمنی کی بنیاد پر ہے۔ ذیل کے مضمون میں مرزا غلام احمد کی اپنی تحریر سے خود کاشتہ پودے کا مفہوم واضح کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

ہمارے پیارے پاکستان میں رائج الوقت سکہ سیکولرازم ہے۔ جو لوگ اس سکے کی کھنک اور جھنکار سے کچھ اوپر نیچے دیکھنے کی زحمت گوارا کرتے ہیں وہ لبرل ازم کے صیہونی روگ کے روگی ہیں اور بڑے سے بڑے دینی، مذہبی اور مسلکی حادثہ پر چیں بہ جبیں ہونے کی بجائے ان کی آنکھوں کی چمک دگنی ہو جاتی ہے اور انہیں "برداشت" کے علاوہ کوئی چارہ دکھائی نہیں دیتا اور وہ بنیاد پرستی، شدت پسندی، دہشت گردی جیسی اصطلاحات استعمال کر کے اپنے لبرل ہونے کی داستان سرائی میں محو ہو جاتے ہیں۔

توہین رسالت کا مسئلہ ہو، توہین اہل بیت یا توہین صحابہ کا قضیہ ہو، ان لبرل لوگوں کا رویہ ایک سا ہے اور ایسے لوگ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے ذہنی و فکری ریشوں میں سرایت کر چکے ہیں اور انہی کفر تاب لوگوں کی مسلسل کاوش و کاہش سے ان پارٹیوں کے مزاج ہی بدل گئے ہیں۔ لاکھ سمجھائیں مگر ان کی عقلوں کی تنگنائے سے اس فہمائش کا گزرنا از بس دشوار ہے، تمام سیکولر اور لبرل ھیولے اچھی طرح جانتے ہیں کہ پچھلی صدی کی آخری دھائی سے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ کے تمام طبقات، تمام فقہی و مسلکی گروہ، مرزا غلام احمد اور اسکی گروہی شکل کو اسلام کی مسخ صورت سمجھتے ہیں اور انہیں مرتد سمجھتے ہیں۔ دائرۂ اسلام سے خارج، واجب القتل اور جہنمی سمجھتے ہیں اور اس دینی رائے پر پوری امت قائم و دائم ہے اور امت رسول مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ پر بے مثل قربانیاں دی ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ اس گئے گزرے دور میں بھی امت کا معتبر طبقہ قربانی و ایثار کے لئے آمادہ و تیار ہے۔

پچھلے دنوں مرزائیت کے ایک آفت زدہ نے "خود کاشتہ" کے نئے معنی دریافت کئے اور اسے ذہنوں میں اتارنے کی بحث کا آغاز کیا ہے۔ اسکی تمام ہرزہ سرائی کا جواب تو وقت کی بھینٹ چڑھانا ہے اور میرے پاس بھینٹ چڑھانے کیلئے وافر مقدار میں وقت نہیں ہے۔ میں وقت کا قدر دان ہوں اور اپنے وقت کو دینی اعمال و اقوال میں صرف کرنے کو افضل سمجھتا ہوں۔ لیجئے مرزا غلام احمد قادیانی کی "ڈکشنری" کے حوالہ سے "خود کاشتہ" کا مطلب سمجھیں۔ مرزائی اپنے نبی و مہدی و مسیح کی عبارت کو بہتر سمجھتے ہیں یا اپنے فکرِ کج کے تولیدی درد کو؟ قارئین کرام ملاحظہ ہو مرزائیوں کے حضرت صاحب رقمطراز ہیں کہ

"یہ وہ درخواست ہے جس کا ترجمہ انگریزی بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بالقابہ روانہ کیا گیا ہے۔
(امید رکھتا ہوں کہ اس درخواست کو جو میرے اور میری جماعت کے حالات پر مشتمل ہے غور اور توجہ سے پڑھا جائے)

بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ

(۵) میری اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں۔ مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں۔ عنایت خاص کا مستحق ہوں۔ لیکن یہ سب امور گورنمنٹ عالیہ کی توجہات پر چھوڑ کر بالفعل ضروری استغاثہ یہ ہے۔ کہ مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ ان کے ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضے اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سرلیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میری اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں۔ اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جاوے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں اس "خود کاشتہ" پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے لہذا ہمارا حق ہے۔ کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں۔ تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے!"

بقیہ ص ۳۱ پر

(۱) نوٹ: کتاب مجموعہ اشتہارات ص ۲۴۸ سے یہ خط شروع ہوتا ہے خط کا عنوان بھی یہی ہے اور ص ۲۶۲ پر یہ خط ختم ہوتا ہے کتاب کے مرتب کا نام محمد صادق ہے کتاب اپریل ۱۹۱۲ بدر پریس قادیان کی مطبوعہ ہے۔ (بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور) کی تقسیم کردہ ہے۔